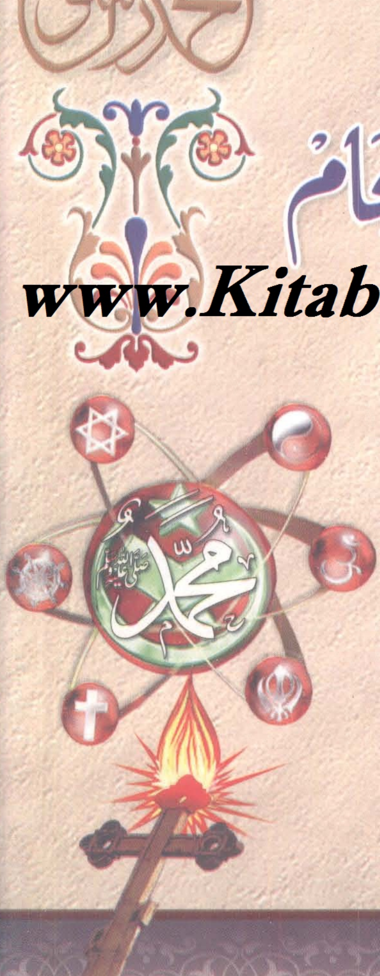
گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

سزا اور اسکا انجام



تالیف

محمد زبیر آل محمد

نظرِ ثانی

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ناشر:

الجامعۃ الاسلامیۃ

سوڈھی جے والی خوشاب

گستاخِ رسول ﷺ
کی
سزا اور اُسکا انجام

گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی

سزا اور اسکا انجام





تالیف

محمد زبیر آل محمد

نظرِ ثانی

مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

ناشر:

الجامعۃ الاسلامیۃ

سوڈھے والی جنوشاب

کتاب .... گستاخِ رسول ﷺ کی سزا اور اسکا انجام
مؤلف .... محمد زبیر آل محمد
نظر ثانی .... مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ
اشاعت اول .... مارچ 2006ء
تعداد 1100
قیمت .... تقسیم فی سبیل اللہ

ناشر
المکتبۃ الرحمانیۃ
الجامعۃ الاسلامیۃ
99 - جے ماڈل ٹاؤن ہمک ... جنوبی شاہب 0454-896082

فہرست

حرفِ آغاز

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت وعقیدت مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے اور کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام رشتوں سے بڑھ کر محبوب و مقرب نہ جانا جائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔"لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ "یعنی تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوسکتا جب تک اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ماں، باپ، اولاد اور باقی سب اشخاص سے بڑھ کر محبت نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کا شروع دن سے ہی یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے محبت و تعلق کے بغیر ایمان کا دعویٰ باطل اور غلط ہے۔ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف"رحمۃ للعالمین" میں اس ضمن میں رقمطراز ہیں۔"ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف محبوب بلکہ حبیب ہیں، یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ صفات عالیہ اور فضائل متکاثرہ اور محاسن جمیلہ اور نعوت رفیعہ، جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حبیب خدا اور محبوب خلق بنا دیا ہے، ثبات و استقرار رکھتے اور دوام و بقا سے متمکن ہیں"

یہی وجہ ہے کہ ابتدائے اسلام ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے مسلمانوں کی گونا گوں عقیدت و محبت کے مظاہر جابجا بکھرے نظر آتے ہیں اور ہر دور میں اہل ایمان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے ساتھ تعلق و محبت کی لازوال داستانیں رقم کرتے ہیں اور اگر تاریخ کے کسی موڑ پر کسی بدبخت نے صریحاً تو کجا، اشارتاً یا کنایتاً بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی کرنے کی کوشش کی تو مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر نے ایسے مردود و مکروہ فعل کی بھرپور مزاحمت کی اور شتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکبین کو کیفر کردار تک پہنچایا۔

حال ہی میں یورپ کے چند اخبارات میں جس قسم کے گستاخانہ کارٹون شائع ہوئے اور اس کے ردعمل میں پوری اسلامی دنیا جس طرح سراپا احتجاج بن چکی ہے۔ یہ اس بات کا غماض ہے کہ اپنی تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کسی قسم کی گستاخی کو آزادی رائے یا سیکولرازم کے پردے میں برداشت نہیں کریں گے۔ ہمارے فاضل دوست جناب مولانا محمد زبیر آل محمد حفظہ اللہ نے اس پس منظر میں زیر نظر کتابچہ تحریر کیا ہے جس میں گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا اور اسکے انجام کو قرآن و حدیث کی روشنی میں پوری طرح اجاگر کیا گیا ہے۔ جناب محمد زبیر آل محمد اس ضمن میں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے بروقت ایک اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور شتم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلے پر شرعی احکامات کو مبسوط انداز میں قلمبند کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سے والہانہ محبت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسلام دشمن قوتوں کی تمام سازشوں سے امت مسلمہ کو محفوظ رکھے۔ (آمین)

عبدالعزیز حنیف

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

حرفِ چند

سید کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر ایمان لانا ہر انسان کیلئے ضروری ہے۔ ایمان لانا ہی ضروری نہیں بلکہ آپ ﷺ کا ادب واحترام' آپکی عزت وعظمت' آپکی تعظیم وتوقیر' آپ سے محبت اور آپ ﷺ کی مدد ونصرت بھی لازمی اور ضروری ہے اور عین ایمان ہے۔ لیکن ہر دور میں بعض بدقماش اور بدطینت لوگوں نے آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں زبان درازی کی اور خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنے۔ حال ہی میں ڈنمارک ناروے وغیرہ کے بعض آرٹسٹوں نے جو آپ ﷺ کی ذات گرامی کے بارے میں خاکے بنا کر آپ ﷺ کا مذاق اُڑایا۔ اس سے پورا عالم اسلام مضطرب اور دل گرفتہ ہے آنحضرت ﷺ سے عقیدت ومحبت کا تقاضا ہے کہ جن ملکوں میں یہ نازیبا حرکت ہوئی ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے جیسا کہ سعودی عرب نے کیا ہے اور مجرموں کو عبرتناک سزادی جائے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دین وایمان کا مسئلہ ہے۔

اسی دینی غیرت وحمیت کا نتیجہ ہے کہ مولانا محمد زبیر حفظ اللہ نے یہ رسالہ لکھ کر اس مسئلہ کے متعلقہ نصوص اور فقہائے کرام کے فتاویٰ کو جمع کیا تاکہ بتلایا جائے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے۔

اللہ تعالیٰ انکی اس کوشش کو قبول فرمائے۔ ان کی اور ان کے رفقائے کار کی حسنات میں اضافہ فرمائے۔ (آمین)

ارشاد الحق اثری

ناظم طبع وتالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

مقدمہ

الحمد لله و كفىٰ وسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ. اما بعد!

آنحضرت ﷺ کی عزت وحرمت ایک مسلمان کی سب سے بڑی متاع ایمان ہے جسے مسلمان اپنی جان، مال اور اولاد کی قربانی کے بعد بھی سمجھتے ہیں کہ حق ادا نہیں ہوا۔ دل وجان سے زیادہ آنحضرت ﷺ کو عزیز نہ جاننے والا مسلمان نہیں رہتا۔ جس کے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت ہوگی اسے ہی ایمان کی مٹھاس نصیب ہوگی اور جس کو جس سے محبت ہوگی قیامت کے دن وہ اسی کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات عالی صفات میں کسی بھی نوعیت کی گستاخی کسی بھی مسلمان کے لئے قابل برداشت نہیں۔ ڈنمارک، ناروے اور دیگر مغربی ویورپی ممالک نے آنحضرت ﷺ کے خاکے بنا کر بانی مذہب اسلام کی جو توہین وتنقیص کی ہے اور ان کی ذات کو نشانہ طنز وتضحیک بنایا ہے۔ اس سے امت مسلمہ میں غم وغصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ کیونکہ ناموس رسالت کا تحفظ ہر اہل ایمان کا فرض ہے جسے مسلمانوں نے کبھی فراموش نہیں کیا۔ اسی لئے اب پوری امتِ مسلمہ سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے کہ اہل اسلام کا بچہ بچہ اس پاکیزہ تحریک میں کٹ مرنے کے لئے تیار ہے۔

مغربی اقوام کا یہ عمل شنیع عالم اسلام کے جذبات کو مجروح کرنے کی ایک قبیح حرکت ہے۔ جسے انہوں نے اظہارِ رائے کی آزادی کا نام دے دیا ہے حالانکہ اقوام متحدہ کے 1948 کے انسانی حقوق کے عالمی اعلامیے کی دفعہ 18 کے مطابق ''ہر آدمی خیال، ضمیر اور مذہب کی آزادی کا حق رکھتا ہے'' مگر ''اس اظہار خیال کی آزادی کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ کوئی شخص دوسروں کی دل آزاری کرے'' کیا اس زمرے

میں دنیا بھر کے ڈیڑھ ارب مسلمان نہیں آتے؟

اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہ شرمناک رویہ مغرب اور اسلام دشمن طاقتوں کا امتیازی طرز عمل ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے ناموس پر ضربیں آپکی شان اقدس اور مقام عالی پر ناپاک رکیک اور کمینہ حملے ایک قسم کا اعلانِ جنگ ہے جسکی تمام تر ذمہ داری اہل مغرب کے غیر ذمہ دار میڈیا پر ہے۔ جس نے اس ناپاک کوشش کی جسارت کرتے ہوئے امت مسلمہ کے دل چھلنی کیے۔ عالم اسلام اس تضحیک اور توہین کو برداشت کرنے اور اس پر روائتی اعتذار یا معافی کو قبول کرنے کیلئے تیار بھی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا اور گالی دینے والا واجب القتل ہے۔ جس کو امت کا کوئی فرد یا حکمران معاف نہیں کر سکتا۔ امام حرم الشیخ عبد الرحمٰن السدیس نے کہا ہے کہ ''مسلمان طاغوتی طاقتوں کی معافی قبول نہ کریں''

ڈیڑھ ارب مسلمانوں کو چاہیے کہ یک زبان ہو کر ناموس مصطفیٰ ﷺ کے حق میں ایسی آواز بلند کریں جس سے گستاخانِ رسول عربی ﷺ کے دل دہل جائیں اور آئندہ اس قسم کی ناپاک حرکت نہ کریں۔ امت مسلمہ اگر ناموس مصطفیٰ ﷺ کے حق میں ایسی آواز یک زبان ہو کر نکالنے کی ہمت اور جرأت نہیں رکھتی تو بقول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ''اُس اُمت کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ جس کے نبی ﷺ کو گالیاں دی جائیں'' زندہ رہنے سے مر جانا ہزار درجے بہتر ہے۔

لیکن اسلام ہمیں کسی طور پر اجازت نہیں دیتا کہ ناموس رسالت کی تحریک میں جذباتی ہو کر کسی سرکاری، غیر سرکاری اور نجی املاک کو ضائع کریں۔ توڑ پھوڑ، جلاؤ گھیراؤ کا انداز اپنائیں۔ موٹر سائیکلوں، کاروں، بسوں، پلازوں اور دکانوں کو آگ

لگائیں۔جس فرد، تنظیم یا جلوس کے شرکاء نے ایسی حرکت کی ہمارا دین اسلام اس کی اس حرکت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے اور اسے قطعی طور پر پسند نہیں کرتا۔مُحبانِ رسول ﷺ کو ان چیزوں کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

میں نے اس رسالے میں قرآن و حدیث، عمل صحابہ رضی اللہ عنہم، اجماع امت اور فتاویٰ ائمہ سے واضح کر دیا ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے انہیں معاف نہ کیا جائے بلکہ ان کو مسلم ممالک کے حوالے کیا جائے۔

میں الشیخ مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ ناظم طبع و تالیف مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی لمحات سے وقت نکال کر اس رسالے پر نظرِ ثانی فرمائی اور علامہ عبدالعزیز حنیف حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا بھی۔جنہوں نے حرفِ آغاز تحریر فرمائے اور اپنے رفقائے گرامی الشیخ عابد مجید مدنی' مولانا عبدالمنان، مولانا محمد ادریس، برادرم محمد عمیر اور طارق شاہ محمد کا جنہوں نے اس رسالے کی تیاری میں میری معاونت کی اور مولانا محمد سرور عاصم اور حافظ محمد عباد کا جنہوں نے ڈیزائننگ اور پرنٹنگ کے کام کو میرے لئے آسان بنایا اور ڈاکٹر شاہ محمد علوی اور جناب خالد شاہ محمد کا جنہوں نے اس کی اشاعت کے مالی بوجھ کو برداشت کیا۔اللہ تعالیٰ سب رفقائے گرامی کو قیامت کے دن محمد مصطفیٰ ﷺ کی رفاقت نصیب فرمائے۔(آمین)

محمد زبیر آل محمد

مدیر جامعہ اسلامیہ سوڈھی جے والی

(وادی سون) ضلع خوشاب

0454-896082

بارہ کارٹونسٹ کا عمل شنیع

مے خانے کے گرد چکر کاٹنے والا خانہ خدا کے گرد طواف کرنے سے کوئی سکون نہیں پاتا۔ چرس اور بھنگ کا رسیہ آبِ زم زم سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔ گندگی کا کیڑا وہیں خوش و خرم رہتا ہے خوشبو اسکی ہلاکت اور موت کا پیغام ہوتی ہے۔ مُحبِّ رسول ﷺ آپ ﷺ سے محبت و عقیدت کے پھول نچھاور کر کے جبکہ دشمن رسول ﷺ کسی نہ کسی شکل و صورت میں بُغض و نفرت کا اظہار کر کے ہی ظاہری و باطنی چین پاتا ہے۔

مُحبِّ رسول ﷺ کے نزدیک آپکی عزت و حرمت سب سے بڑی متاع ایمان ہے آپ ﷺ کی شان میں ادنیٰ سی گستاخی اور توہین سن کر ایک مسلمان کا خُون جوش مارنے لگتا ہے اور ایک سچے مُحبِّ رسول ﷺ کا کردار ادا کرنے کیلئے بے قرار ہو جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ گاہے بگاہے اپنے خُبثِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے کسی نہ کسی شکل میں شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں۔ کبھی سلمان رُشدی، تسلیمہ نسرین اور عاصمہ ملعونہ کی شکل میں اور کبھی بارہ کارٹونسٹ کی شکل میں جنہیں گہری یہودی سازش کے تحت منظر عام پر لایا گیا۔

''اِس سازش کی کڑیاں اگست 2005ء سے ملتی ہیں جب ڈنمارک کے اخبار نے اس سلسلے میں کارٹون بنانے کے لئے مختلف کارٹونسٹ سے درخواستیں طلب کیں۔ 40 منتخب کارٹونسٹ میں سے صرف 12 کارٹونسٹ یہ گستاخانہ جسارت کرنے کیلئے رضامند ہوئے اشاعت کا آغاز 30 ستمبر کو ڈنمارک کے اخبار ''یولاند پوسٹن'' سے ہوا۔ اخبار نے یہ کارٹونز شائع کرنے کا منصوبہ ''کرے بلوٹگن'' کی وجہ

سے بنایا جو آنحضرت ﷺ سے متعلق بچوں کے لئے ایک کتاب لکھنا چاہتا تھا مگر اُس میں اُن کی منفی تصویر کشی کرنا چاہتا تھا اُسے ڈر تھا کہ اگر اس کی کتاب شائع ہوتی ہے تو مسلمان اسے قتل کر دیں گے۔" (سنڈے میگزین نوائے وقت 12 فروری 2006ء)

دنیا میں عیسائیت کے بعد دوسرا بڑا مذہب اسلام ہے۔ انہوں نے اس ناپاک جسارت میں مذہب اسلام کے بانی حضرت محمد ﷺ کی گستاخی خاکے اور کارٹونز بنا کر کی۔ جس سے پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے۔

"یولاند پوسٹن" ڈنمارک کا یہودی اخبار ہے اسکی پیشانی پر انکا خاص نشان "سٹار آف ڈیوڈ" بھی بنا ہوا ہے بدبخت کارٹونسٹ نے ایک خاکے میں اللہ کے رسول ﷺ کو تلوار لہراتے ہوئے دیکھایا ہے ان کے ساتھ چند برقع پوش عورتیں دکھائی گئی ہیں دوسرے خاکے میں حضور اکرم ﷺ کی پگڑی کو بم کی شکل میں دکھایا گیا ہے جبکہ تیسرے خاکے میں آپکو ایک بلیک بورڈ میں سکول کا طالب علم دکھایا گیا ہے۔

جن اخبارات نے آپ ﷺ کے خاکے شائع کئے ان میں چند ایک یہ ہیں

"یولاند پوسٹن" نے آپ ﷺ کے بارہ خاکے شائع کئے۔ فرانس کے روزنامے "فرانس سوئر" نیوزی لینڈ کے اخبار "دی ڈامینشن پوسٹ" اور "دی کرائیسٹ چرچ" اردن کے اخبار "الشیان" مراکو کے اخبار "النہار الشربیہ" ناروے کے اخبار "میگزنیٹ" امریکی اخبار "فلاڈلفیا انکوائر" اور "نیویارک سن" اوران کے علاوہ بھی کئی ایک نے خاکے شائع کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ ڈنمارک سے اظہار یک جہتی کرتے ہوئے اٹلی، فرانس، جرمنی، سوئزرلینڈ، ہالینڈ، سپین نے بھی وہی خاکے شائع کئے، اٹلی کے وزیر ایرٹو کالڈرولی نے کہا کہ میں کارٹونوں والی شرٹیں خود بھی پہنوں گا

اور تقسیم بھی کروں گا اور یہ بھی شُنید ہے کہ ان کارٹونوں کو ڈنمارک کی نصابی کتب میں شامل کیا جائیگا اور انہیں عجائب گھروں کی زینت بنایا جائیگا۔سویڈن کے اخبار نے اپنے قارئین کو دعوت دی کہ وہ اس طرح کے کاٹونز بنائیں تو انہیں شائع کیا جائیگا۔

اس پر امت مسلمہ کا مشتعل ہو جانا ایک فطری عمل تھا۔امت مسلمہ کے اس اشتعال اور اتفاق کا اندازہ کاٹونسٹ کو نہ اخبار کے مالکان اور ایڈیٹران کو اور نہ ہی انکی حکومتوں کو تھا اسی لیئے ڈنمارک کے وزیر اعظم سے جب 20 اکتوبر کو 10 سفیروں نے ملاقات کے لئے وقت مانگا تو انہوں نے ملنے سے انکار کر دیا۔

ڈنمارک کے گستاخانہ عمل کی وجہ سے سعودی عرب نے عالم اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے 26 جنوری کو ڈنمارک سے اپنا سفیر واپس بلالیا اور سعودی عرب سے ڈنمارک کی اشیاء کے بائیکاٹ کا آغاز ہو گیا جو تمام عرب ریاستوں مصر، لیبیا، ایران اور دوسرے مسلمان ممالک تک پھیل گیا۔

4 فروری کو پاکستان نے ڈنمارک، ناروے، فرانس، جرمنی، اٹلی، سپین، سوئزر لینڈ، ہنگری، ہالینڈ اور جمہوریہ چیک ری پبلک کے سفیروں کو طلب کر کے گستاخانہ خاکوں کے خلاف شدید احتجاج کیا۔

پاکستان نے خاکوں کو شائع کرنے والے ممالک سے ادویات برآمد کرنے پر پابندی لگا دی، فرانس اور ڈنمارک کی چار میڈیسن کمپنیوں کی تقریباً ایک سو گیارہ ادویات پاکستانی میڈیکل سٹورز پر فروخت کی جاتی ہیں ڈاکٹرز صاحبان نے ان ادویات کی بجائے متبادل ادویات نسخے میں دینا شروع کر دیں۔

شام، لبنان اور لیبیا میں ڈنمارک کے سفارت خانوں کو آگ لگا دی گئی مسلم

ممالک نے ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کر دیا بس جس ملک سے جو بن پڑا اور جس دینی، سیاسی اور رفاہی تنظیم سے جو ہو سکا اس نے اپنی اسلامی غیرت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ جذبات کا اظہار کیا تھا۔ محبت رسول ﷺ کی رسی کو پکڑے ہوئے امت مسلمہ کا طوفان تھا۔ جسکو دیکھ کر عالم کفر کے بعض حکمرانوں اور اخبارات کے ایڈیٹران اور مالکان نے معذرت کا منافقانہ رویہ اپنایا جن میں چند ایک کا ہم ذکر کرتے ہیں۔

☆۔ ناروے کے اخبار کے ایڈیٹر انچیف ''وبجیوان سیلبک'' نے معافی مانگی جس کو ناروے کی اسلامی کونسل نے قبول کر لیا۔

☆۔ فرانس کے اخبار کے مالک نے ایڈیٹر کو نوکری سے برطرف کر دیا

☆۔ 31 جنوری کو ڈنمارک کے اخبار نے معافی نامہ جاری کیا اور دنیا بھر کے مسلمانوں سے معافی مانگی۔

☆ ''فلاڈیفیا انکوائرر'' کی ایڈیٹر نے کہا کہ ہمارا ان خاکوں کو شائع کرنے کا مقصد اصل صورتحال سے لوگوں کو آگاہ کرنا تھا۔

قرآنی نصوص، احادیث مبارکہ، عمل صحابہ رضی اللہ عنہم، فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہے کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل ہے اسکی معافی کو قبول نہ کیا جائے۔ لہٰذا مسلم ممالک کے حکمرانوں کو چاہیے کہ انکے اس منافقانہ طرز عمل سے متاثر ہونے کی بجائے ایک غیور مسلمان کا موقف اختیار کریں۔ جس کا نقشہ اس رسالے کے اگلے صفحات قارئین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

یہود و نصاریٰ شروع دن سے ہی شان اقدس میں نازیبا کلمات کہتے چلے

آ رہے ہیں۔ کبھی یہود یہ عورتوں نے آپ ﷺ کو گالیاں دیں، کبھی مردوں نے گستاخانہ قصیدے کہے۔ کبھی آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار پڑھے اور کبھی نازیبا کلمات کہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے شان نبوت میں گستاخی کرنے والے بعض مردوں اور عورتوں کو بعض مواقع پر قتل کروا دیا۔ کبھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم دے کر اور کبھی انہیں پورے پروگرام کے ساتھ روانہ کرکے۔ کبھی کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے حبِ نبی ﷺ میں خود گستاخ رسول ﷺ کے جگر کو چیر دیا اور کسی نے نذر مان لی کہ گستاخِ رسول ﷺ کو ضرور قتل کروں گا۔ کبھی کسی نے یہ عزم کر لیا کہ خود زندہ رہوں گا یا رسول اللہ ﷺ کا گستاخ اور کبھی کسی نے تمام رشتہ داریوں کو ایک طرف رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کو خوش دیکھنے کے لئے گستاخِ رسول ﷺ اور یہودیوں کے سردار کا سر آپکے سامنے لا کر رکھ دیا۔ جو گستاخان مسلمانوں کی تلواروں سے بچے رہے اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کن عذابوں میں مبتلا کیا اور کس رسوائی کا وہ شکار ہوئے اور کس طرح گستاخِ رسول ﷺ کو قبر نے اپنے اندر رکھنے کی بجائے باہر پھینک دیا تاکہ دنیا کیلئے عبرت بن جائے کہ گستاخِ رسول ﷺ کا انجام کیا ہے اِنہیں تمام روایات و واقعات کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے یہ اوراق اپنوں اور بیگانوں کو پیغام دے رہے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ کی ذات اور بات کا حلیہ نہ بگاڑنا۔ ذات اور بات کا حلیہ بگاڑنے سے امام الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کی شان اقدس میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھو گے۔ رسوائی مقدر بن جائے گی۔

1 جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ رب العزت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو تکلیف دینے والوں کے بارے میں ارشاد فرما رہے ہیں۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا﴾

[۳۳/احزاب ۵۷]

''بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا و آخرت میں اُن پر لعنت ہے اور ان کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

آیئے گستاخانِ رسول ﷺ کا انجام دیکھئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسی حوالے سے کارہائے نمایاں ملاحظہ فرمایئے اور اسی بارے میں ائمہ سلف کے فرامین و فتاویٰ بھی پڑھیئے پھر فیصلہ فرمایئے کہ ان حالات میں عالم اسلام کی کیا ذمہ داری ہے۔

② یہودیہ عورت کا قتل

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

① ((اِنَّ یَهُوْدِیَّةً کَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِیَّ ﷺ وَتَقَعُ فِیْهِ، فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ، فَأَطَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَمَهَا))

[رواہ ابوداؤد کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ]

ایک یہودیہ عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک آدمی نے اس کا گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔

③ گستاخ رسول ﷺ اُمِّ ولد کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((إِنَّ أَعْمَىٰ كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ، فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي، وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ. فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: (أَنْشُدُ رَجُلاً فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ) قَالَ: فَقَامَ الْأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَدَلْدَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ، فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ حَتَّى قَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ))

[رواہ ابوداؤد۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ۔ رواہ النسائی کتاب تحریم الدم باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ]

ایک اندھے شخص کی ایک ام ولد لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے منع کرتا تھا وہ گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی وہ اسے جھڑکتا تھا مگر وہ نہ رکتی تھی ایک رات اس عورت نے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینا شروع کیں اس نے ایک بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا اور اسے زور سے دبا دیا جس سے وہ مر گئی۔ صبح اسکا تذکرہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کیا گیا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو جمع

کر کے فرمایا۔ میں اُس آدمی کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا۔ جو کچھ کیا۔ میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہو گیا۔ اضطراب کی کیفیت میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اس نے آ کر کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ میں اسے منع کرتا تھا اور وہ آپ کو گالیاں دینے سے باز نہیں آتی تھی۔ میں اسے جھڑکتا تھا مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتی تھی اسکے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں اور وہ میری رفیقہ حیات تھی گزشتہ رات جب وہ آپکو گالیاں دینے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں پیوست کر دیا میں نے زور سے اسے دبایا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ساری گفتگو سننے کے بعد فرمایا تم گواہ رہو اسکا خون ہدر ہے

4 گستاخِ نبی ﷺ اور گستاخِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا حکم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ سَبَّ نَبِیًّا قُتِلَ، وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابَهٗ جُلِدَ))

[رواہ الطبرانی الصغیر صفحہ 236 جلد 1]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نبی ﷺ کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے آپ ﷺ کے صحابہ کو گالی دی اسے کوڑے مارے جائیں۔

5 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا فتویٰ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

((كُنتُ عِندَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَغَيَّظَ عَلٰى رَجُلٍ، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِيْ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ: فَأَذْهَبَتْ كَلِمَتِي غَضَبَهُ، فَقَامَ فَدَخَلَ، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ: مَا الَّذِي قُلْتَ آنِفًا؟ قُلْتُ: ائْذَنْ لِيْ أَضْرِبُ عُنُقَهُ، قَالَ: أَكُنْتَ فَاعِلًا لَوْ أَمَرْتُكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.))

[رواہ ابوداود۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ]

میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا آپ کسی شخص سے ناراض ہوئے تو وہ بھی جواباً بدکلامی کرنے لگا۔ میں نے عرض کی۔ اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ۔ مجھے اجازت دیں۔ میں اسکی گردن اُڑا دوں۔ میرے ان الفاظ کو سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سارا غصہ ختم ہوگیا۔ آپ وہاں سے کھڑے ہوئے اور گھر چلے گئے۔ گھر جا کر مجھے بلوایا اور فرمانے لگے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا۔ کہا تھا۔ کہ آپ رضی اللہ عنہ مجھے اجازت دیں میں اس گستاخ کی گردن اڑا دوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر میں تم کو حکم دے دیتا۔ تو تم یہ کام کرتے؟ میں نے عرض کی اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تو میں ضرور اسکی گردن اڑا دیتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ اللہ کی قسم۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ کسی کے لئے نہیں کہ اُس سے بدکلامی کرنے والے کی گردن اُڑا دی جائے یعنی رسول اللہ ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والے کی ہی گردن اُڑائی جائے گی۔

6 عصماء بنت مروان کا قتل

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((هَجَتْ إِمْرَأَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِيَّ ﷺ ،فَقَالَ :(مَنْ لِي بِهَا؟)
فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا :اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا
فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ:(لَا يَنْتَطِحُ فِيْهَا عَنْزَانِ))

[الصارم المسلول 129]

خَطْمَه قبیلے کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔اس عورت سے کون نمٹے گا اسکی قوم کے ایک آدمی نے کہا۔اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کام میں سرانجام دوں گا چنانچہ اس نے جا کر اسے قتل کر دیا۔تو آپ ﷺ نے فرمایا دو بکریاں اس میں سینگوں سے نہ ٹکرائیں یعنی اس عورت کا خون رائیگاں ہے اور اسکے معاملے میں کوئی دو آپس میں نہ ٹکرائیں۔

بعض مورخین نے اس کی تفصیل یوں بیان کی ہے۔

عصماء بنت مروان بنی اُمیہ بن زید کے خاندان سے تھی وہ یزید بن زید بن حصن الخطمی کی بیوی تھی یہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء و تکلیف دیا کرتی۔اسلام میں عیب نکالتی اور نبی ﷺ کے خلاف لوگوں کو اکساتی تھی۔عمیر بن عدی الخطمی کو جب اس عورت کی ان باتوں اور اشتعال انگیزی کا علم ہوا۔تو کہنے لگا۔اے اللہ میں تیری بارگاہ میں نذر مانتا ہوں اگر تو نے رسول اللہ ﷺ کو بخیر و عافیت مدینہ منورہ لوٹا دیا تو میں اسے ضرور قتل کر دونگا۔رسول اللہ ﷺ اس وقت بدر میں تھے۔جب آپ ﷺ غزوہ بدر سے واپس تشریف لائے تو عمیر بن عدی آدھی رات کے وقت اس عورت کے گھر میں داخل ہوئے۔تو اس کے اردگرد اسکے بچے سوئے ہوئے تھے۔ایک بچہ اُسکے سینے پر تھا

جسے وہ دودھ پلا رہی تھی۔ عمیر نے اپنے ہاتھ سے عورت کو ٹٹولا۔ تو معلوم ہوا کہ یہ عورت اپنے اس بچے کو دودھ پلا رہی ہے۔ عمیر نے بچے کو اس سے الگ کر دیا۔ پھر اپنی تلوار کو اسکے سینے پر رکھ کر اسے زور سے دبایا کہ وہ تلوار اسکی پُشت سے پار ہو گی۔ پھر نماز فجر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ادا کی جب نبی اکرم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو عمیر کی طرف دیکھ کر فرمایا کیا تم نے بنت مروان کو قتل کیا ہے؟ کہنے لگے۔ جی ہاں۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اے اللہ کے رسول ﷺ۔

عمیر کو اس بات سے ذرا ڈر سا لگا کہ کہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کی مرضی کے خلاف تو قتل نہیں کیا۔ کہنے لگے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا اس معاملے کی وجہ سے مجھ پر کوئی چیز واجب ہے؟ فرمایا دو بکریاں اسمیں سینگوں سے نہ ٹکرائیں۔ پس یہ کلمہ رسول اللہ ﷺ سے پہلی مرتبہ سنا گیا عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اردگرد دیکھا پھر فرمایا اگر تم ایسے شخص کو دیکھنا پسند کرتے ہو جس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی غیبی مدد کی ہے تو عمیر بن عدی کو دیکھ لو۔ [الصارم المسلول 130]

7 ابو عفک یہودی کا قتل

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ مورخین کے حوالے سے شاتم رسول ﷺ ابو عفک یہودی کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اِنَّ شَیْخًا مِنْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ یُقَالُ لَهُ اَبُوْ عَفَکٍ وَکَانَ شَیْخًا کَبِیْرًا قَدْ بَلَغَ عِشْرِیْنَ وَ مِائَةَ سَنَةٍ حِیْنَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ. کَانَ یُحَرِّضُ عَلٰی عَدَاوَةِ النَّبِیِّ ﷺ، وَلَمْ یَدْخُلْ فِی الْاِسْلَامِ ،فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی

بَدْرٍ ظَفَرَهُ اللّٰهُ بِمَا ظَفَرَهُ، فَحَسَدَهُ وَبَغٰى، فَقَالَ. وَذَكَرَ قَصِيْدَةً تَتَضَمَّنُ هَجْوَ النَّبِيِّ ﷺ وَذَمَّ مَنِ اتَّبَعَهُ.))

[الصارم المسلول 138]

بنی عمرو بن عوف کا ایک شیخ جسے ابو عفک کہتے تھے وہ نہایت بوڑھا آدمی تھا اسکی عمر 120 سال تھی جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے۔ تو یہ بوڑھا لوگوں کو آپ ﷺ کی عداوت پر بھڑکاتا تھا اور مسلمان نہیں ہوا تھا جس وقت رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے غزوہ بدر میں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے کامیابی عطا فرمائی تو اس شخص نے حسد کرنا شروع کر دیا اور بغاوت و سرکشی پر اتر آیا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مذمت میں ہجو کرتے ہوئے ایک قصیدہ کہا۔ اس قصیدے کو سن کر سالم بن عمیر نے نذر مان لی کہ میں ابو عفک کو قتل کرونگا یا اسے قتل کرتے ہوئے خود مر جاؤنگا۔ سالم موقع کی تلاش میں تھا۔ موسم گرما کی ایک رات ابو عفک قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے صحن میں سویا ہوا تھا سالم بن عمیر رضی اللہ عنہ اسکی طرف آئے اور اسکے جگر پر تلوار رکھ دی جس سے وہ بستر پر چیخنے لگا۔ لوگ اس کی طرف آئے جو اُس کے اِس قول میں ہم خیال تھے وہ اُسے اُسکے گھر لے گئے۔ جسکے بعد اسے قبر میں دفن کر دیا اور کہنے لگے اِسکو کس نے قتل کیا ہے؟ اللہ کی قسم اگر ہم کو معلوم ہو جائے کہ اِسے کس نے قتل کیا ہے تو ہم اسکو ضرور قتل کر دیں گے۔

8 انس بن زُنیم الدیلمی کی گستاخی

انس بن زنیم الدیلمی نے رسول اللہ ﷺ کی ہجو کی اسکو قبیلہ خزاعہ کے ایک بچے نے سُن لیا اس نے انس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا انس نے اپنا زخم اپنی قوم کو

آ کر دکھایا۔

واقدی نے لکھا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی قبیلہ خزاعہ کے چالیس سواروں کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدد طلب کرنے کیلئے گیا انہوں نے آ کر اس واقعے کا تذکرہ کیا جو انہیں پیش آیا تھا جب قافلہ والے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ انس بن زنیم الدیلمی نے آپ کی ہجو کی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے خون کو رائیگاں قرار دیا۔ [الصارم المسلول 139]

9 گستاخِ رسول ﷺ ایک عورت

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا "مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي" میری دشمن کی خبر کون لے گا؟ تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اُس عورت کو قتل کر دیا۔ [الصارم المسلول 163]

10 مشرک گستاخِ رسول ﷺ کا قتل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

((اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ شَتَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (مَنْ يَكْفِيْنِيْ عَدُوِّي؟) فَقَامَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فَقَالَ: اَنَا، فَبَارَزَهُ، فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَلَبَهُ.))

[الصارم المسلول 177]

مشرکین میں سے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اس دشمن کی کون خبر لے گا؟ تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

کھڑے ہوئے عرض کرنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا سامان حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو دے دیا۔

⑪ کعب بن اشرف یہودی کا قتل

کعب بن اشرف ایک سرمایا دار متعصب یہودی تھا اسے اسلام سے سخت عداوت اور نفرت تھی جب مدینہ منورہ میں بدر کی فتح کی خوش خبری پہنچی۔ تو کعب کو یہ سن کر بہت صدمہ اور دکھ ہوا۔ اور کہنے لگا۔ اگر یہ خبر درست ہے کہ مکہ کے سارے سردار اور اشراف مارے جا چکے ہیں تو پھر زندہ رہنے سے مرجانا بہتر ہے۔ جب اس خبر کی تصدیق ہوگی تو کعب بن اشرف مقتولین کی تعزیت کے لئے مکہ روانہ ہوا مقتولین پر مرثیے لکھے۔ جن کو پڑھ کر وہ خود بھی روتا اور دوسروں کو بھی رلاتا۔ رسول اللہ ﷺ کے خلاف قتال کے لئے لوگوں کو جوش دلاتا رہا۔ مدینہ واپس آکر اس نے مسلمان عورتوں کے خلاف عشقیہ اشعار کہنے شروع کر دیے اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں بھی اشعار کہے۔ کعب مسلمانوں کو مختلف طرح کی ایذائیں دیتا۔ اہل مکہ نے کعب سے پوچھا کہ ہمارا دین بہتر ہے یا محمد (ﷺ) کا دین۔ تو اس نے جواب دیا کہ تمہارا دین محمد (ﷺ) کے دین سے بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکی ان حرکات کی وجہ سے اسکے قتل کا پروگرام بنایا اور قتل کے لئے روانہ ہونے والے افراد کو آپ ﷺ بقیع کی قبرستان تک چھوڑنے آئے۔ چاندنی رات تھی پھر فرمایا جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: (مَنْ لِكَعْبِ بنِ الْاَشْرَفِ، فَاِنَّهُ قَدْ

اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ؟) فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: اَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُحِبُّ أَنْ أَقْتُلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأْذَنْ لِيْ أَنْ أَقُوْلَ شَيْئاً، قَالَ: قُلْ.))

[رواہ البخاری کتاب المغازی باب قتل کعب بن الاشرف۔ رواہ مسلم کتاب الجہاد والسیر باب قتل کعب بن الاشرف طاغوت الیھود]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعب بن اشرف کا کام کون تمام کرے گا۔ اس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے اس پر محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے۔ اور عرض کی۔ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ ﷺ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کر آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ مجھ کو یہ پسند ہے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کی۔ پھر آپ ﷺ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دے دیں یعنی ایسے مبہم کلمات اور ذومعنیٰ الفاظ جنہیں میں کہوں اور وہ سن کر خوش وخرم ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اجازت ہے۔

محمد بن مسلمہ کعب بن اشرف کے پاس آئے آکر اس سے کہا کہ یہ شخص (اشارہ حضور اکرم ﷺ کی طرف تھا) ہم سے صدقہ مانگتا ہے اس نے ہمیں تھکا مارا ہے اس لئے میں تم سے قرض لینے آیا ہوں۔ جواباً کعب نے کہا۔ ابھی آگے دیکھنا اللہ کی قسم بالکل اُکتا جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ چونکہ ہم نے اب اُنکی اِتّباع کر لی ہے جب تک ہم اسکا انجام نہ دیکھ لیں اسے چھوڑنا مناسب نہیں ہے۔ میں تم سے ایک دو وسق غلہ قرض لینے آیا ہوں کعب نے کہا۔ میرے پاس کوئی چیز گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ تم کیا چیز چاہتے ہو۔ کہ میں گروی رکھ دوں۔ کعب نے کہا۔ اپنی عورتوں کو گروی رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا تم عرب کے خوبصورت جوان ہو تمہارے پاس ہم اپنی عورتیں کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا۔ پھر اپنے بیٹوں کو گروی

رکھ دو۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ ہم اپنے بیٹوں کو گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ کل انہیں اس پر ہر کوئی گالیاں دے گا کہ آپ کو ایک دو وسق غلے کے عوض گروی رکھا گیا تھا۔ یہ ہمارے لئے بڑی عار ہوگی البتہ ہم آپ کے پاس اپنے اسلحہ کو گروی رکھ سکتے ہیں جس پر کعب راضی ہو گیا محمد بن مسلمہ نے کعب سے کہا کہ میں دوبارہ آؤں گا۔

دوسری دفعہ محمد بن مسلمہ کعب کے پاس رات کے وقت آئے۔ اُنکے ہمراہ ابو نائلہ بھی تھے یہ کعب کے رضاعی بھائی تھے۔ پھر انہوں نے اسکے قلعے کے پاس جا کر آواز دی۔ وہ باہر آنے لگا۔ تو اُسکی بیوی نے کہا مجھے تو یہ آواز ایسی لگتی ہے جیسے اس سے خون ٹپک رہا ہے کعب نے جواب دیا کہ یہ تو محمد بن مسلمہ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہ ہیں اگر شریف آدمی کو رات کے وقت بھی نیزہ بازی کیلئے بلایا جائے تو وہ نکل پڑتا ہے محمد بن مسلمہ اور ابو نائلہ کے ہمراہ ابوعبس بن جبر، حارث بن اوس اور عبّاد بن بشر بھی تھے۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں کو ہدایت کی تھی کہ جب کعب آئے تو میں اسکے سر کے بال ہاتھ میں لوں گا اور اسے سونگھنے لگوں گا۔ جب تمہیں اندازہ ہو جائے کہ میں نے اسکا سر مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو پھر تم اسکو قتل کر ڈالنا۔ کعب چادر لپٹے ہوئے باہر آیا۔ اسکا جسم خوشبو سے معطر تھا۔ محمد بن مسلمہ نے کہا۔ میں نے آج سے زیادہ عمدہ خوشبو کبھی نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا۔ میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو عطر میں ہر وقت بسی رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی اس کی کوئی مثال نہیں محمد بن مسلمہ نے کہا۔ کیا مجھے تمہارے سر کو سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا اجازت ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کعب کا سر سونگھا اسکے بعد اسکے ساتھیوں نے سونگھا پھر انہوں نے کہا۔ دوبارہ

سونگھنے کی اجازت ہے؟ کعب نے کہا۔ اجازت ہے۔ پھر جب محمد بن مسلمہ نے پوری طرح سے اسے قابو کر لیا تو اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ تیار ہو جاؤ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

پھر رات کے آخری حصے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا "اَفْلَحَتِ الْوُجُوْهُ" ان چہروں نے فلاح پائی اور کامیاب ہوئے انہوں نے جواباً عرض کیا "وَوَجْهُكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ" سب سے پہلے آپکا چہرہ مبارک۔ اے اللہ کے رسول ﷺ اسکے بعد کعب بن اشرف کا قلم کیا ہوا سر رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو آپ ﷺ نے الحمد للہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ [فتح الباری 272/7]

⑫ ابو رافع یہودی کا قتل

ابو رافع ایک مالدار یہودی تھا یہ خیبر میں رہتا تھا غزوہ احزاب میں اہل مکہ کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارنے والا اور انکی مالی امداد کرنے والا یہی شخص تھا اس نے ہمیشہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی دشمنی میں اپنے مال کو خرچ کیا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیتا تھا جس وجہ سے آپ ﷺ نے اس یہودی تاجر کے قتل کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اَبِیْ رَافِعِ الْيَهُوْدِیِّ رِجَالاً مِنَ الْاَنْصَارِ فَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَتِيْكٍ وَكَانَ اَبُوْ رَافِعٍ يُؤْذِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَيُعِيْنُ عَلَيْهِ))

[رواہ البخاری۔ کتاب المغازی باب قتل اَبی رافع عبداللہ بن اَبی الحقیق]

رسول اللہ ﷺ نے ابورافع یہودی کے قتل کے لئے چند انصاری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور عبداللہ بن عتیک کو انکا امیر مقرر فرمایا ابورافع رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دیا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے دشمنوں کی مدد کیا کرتا تھا۔ وہ حجاز میں اپنے قلعے کے اندر رہتا تھا جب یہ اس کے قلعے کے قریب پہنچے۔ تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانور لے کر اپنے گھروں کو واپس آ چکے تھے۔ عبداللہ بن عتیک نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ تم لوگ یہیں ٹھہرے رہو۔ میں اس قلعے پر جارہا ہوں اور اندر جانے کی کوئی تدبیر نکالتا ہوں۔ تاکہ اندر جانے میں کامیاب ہو جاؤں چنانچہ وہ آئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر انہوں نے خود کو اپنے کپڑوں میں اس طرح چھپا لیا جیسے کوئی قضائے حاجت کر رہا ہو۔ قلعے کے تمام آدمی اندر داخل ہو چکے تھے۔ دربان نے آواز دی۔ اے اللہ کے بندے اگر اندر آنا ہے تو جلدی آجا۔ اب میں دروازہ بند کر دوں گا۔ عبداللہ بن عتیک نے کہا۔ میں بھی اندر چلا گیا اور چھپ کر اسکی کاروائی دیکھنے لگا جب تمام لوگ اندر آ گئے۔ تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیوں کا حلقہ ایک کیل پر لٹکا دیا۔ جب سارے لوگ سو گئے۔ تو میں اٹھا۔ اور چابیوں کا حلقہ اتار کر قلعے کا دروازہ کھول لیا۔

ابورافع اپنے خاص بالا خانے میں تھا جب داستان گو اُس کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ تو میں اس کمرے کی طرف چڑھنے لگا۔ میں جتنے دروازے اس تک پہنچنے کے لئے کھولتا اندر سے بند کرتا چلا جاتا تھا کہ اگر اس قلعے کے لوگوں کو میرے بارے میں علم بھی ہو جائے تو اس وقت تک یہ لوگ میرے پاس نہ پہنچ سکیں جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں۔ بالآخر میں اسکے قریب پہنچ گیا وہ اس وقت ایک تاریک کمرے میں اپنے بال بچوں کے درمیان سو رہا تھا۔ مجھے کوئی اندازہ نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے میں

15617

نے آواز دی۔ اے ابورافع۔ وہ بولا کون؟ اب میں نے آواز کی طرف بڑھ کر ایک ضرب لگائی اس وقت میرا دل تیزی کے ساتھ دھڑک رہا تھا اسی وجہ سے میں اسکا کام پہلی ضرب میں تمام نہیں کر سکا۔ وہ چلایا۔ تو میں کمرے سے باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر تک باہر ہی رہا پھر دوبارہ اندر گیا اب میں نے آواز بدل کر پوچھا۔ ابورافع یہ آواز کیسی تھی۔ وہ بولا تیری ماں ہلاک ہو۔ ابھی ابھی مجھ پر کسی نے تلوار سے وار کیا ہے۔ عبداللہ بن عتیک کہتے ہیں میں نے پھر آواز کی طرف بڑھ کر ایک اور ضرب لگائی۔ اب وہ کافی زخمی ہو چکا تھا لیکن مرا نہیں تھا اب میں نے تلوار کی نوک اسکے پیٹ پر رکھ کر دبائی جو اسکی پیٹھ تک پہنچ گئی اب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے اب میں نے ایک ایک کر کے دروازے کھولنے شروع کئے آخر میں ایک زینے پر پہنچا۔ میں نے یہ سمجھا کہ زمین تک پہنچ چکا ہوں اس لئے میں نے اپنا پاؤں زمین پر رکھ دیا تو میں نیچے گر پڑا۔ چاندنی رات تھی اس طرح گر پڑنے سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اسے اپنے عمامہ سے باندھ لیا اور آ کر دروازے پر بیٹھ گیا میں نے یہ پروگرام بنایا کہ جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ میں اسے قتل کر چکا ہوں یا نہیں۔ اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب مرغ نے آواز دی تو اسی وقت قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو کر ایک اعلان کرنے والے نے اعلان کیا کہ میں اہل حجاز کے تاجر ابورافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں۔

میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ انہیں کہا جلدی کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ابورافع کو قتل کر دیا ہے چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپکو اس کی اطلاع دی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اپنا پاؤں پھیلاؤ۔ میں نے اپنا پاؤں پھیلایا تو آپ ﷺ

نے میرے پاؤں پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے پاؤں ایسے ہو گیا جیسے کبھی اسمیں تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

ایک روایت میں عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ کی پنڈلی ٹوٹنے کا ذکر ہے جبکہ بخاری شریف کی ہی دوسری روایت میں پاؤں پر چوٹ کا ذکر ہے دونوں باتوں میں اختلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پنڈلی بھی ٹوٹ گئی ہو اور پاؤں پر بھی چوٹ آئی ہو۔

13 ابو جہل کا انجام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((بَيْنَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي فَإِذَا أَنَا بِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ حَدِيثَةٍ أَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ قُلْتُ نَعَمْ مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا فَتَعَجَّبْتُ لِذَالِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ لِي مِثْلَهَا فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي سَأَلْتُمَانِي فَابْتَدَرَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا فَضَرَبَاهُ حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَيُّكُمَا قَتَلَهُ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَا قَتَلْتُهُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ

فَقَالَ كِلَاكُمَا قَتَلَهُ سَلَبُهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ.))

[رواہ البخاری۔ کتاب فرض الخمس باب من لم یخمس الاسلاب]

بدر کی لڑائی میں، میں صف کے ساتھ کھڑا ہوا تھا میں نے جب دائیں بائیں جانب دیکھا تو میرے دونوں طرف قبیلہ انصار کے دو نوعمر لڑکے تھے میں نے آرزو کی کاش! میں اِن سے زبردست زیادہ عمر والوں کے درمیان میں ہوتا اتنے میں ایک نے میری طرف اشارہ کیا اور پوچھا۔ اے چچا۔ کیا آپ ابوجہل کو پہچانتے ہیں؟ میں نے کہا۔ ہاں بھتیجے۔ لیکن تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ لڑکے نے جواب دیا مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر مجھے وہ مل گیا تو اس وقت تک میں اس سے جدا نہیں ہوں گا جب تک کہ ہم میں سے کوئی جس کی قسمت میں پہلے مرنا ہوگا مر نہ جائے۔ مجھے اس پر بڑی حیرت ہوئی پھر دوسرے نے اشارہ کیا اور وہی باتیں اس نے بھی کہیں۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مجھے ابوجہل دکھائی دیا جو لوگوں میں گھومتا پھر رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا کہ جس کے متعلق تم لوگ مجھ سے پوچھ رہے تھے وہ سامنے پھرتا ہوا نظر آ رہا ہے دونوں نے اپنی تلواریں سنبھالیں اور اس پر جھپٹ پڑے اور حملہ کر کے اُسے قتل کر دیا اسکے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپکو خبر دی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا۔ کہ تم دونوں میں سے کس نے اسے مارا ہے؟ دونوں نوجوانوں نے کہا کہ میں نے اسے قتل کیا ہے اس لئے آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنی تلواریں صاف کر لی ہیں انہوں نے عرض کی۔ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ نے دونوں

تلواروں کو دیکھا اور فرمایا کہ تم دونوں ہی نے اسے مارا ہے اور اس کا سارا سامان معاذ بن عَمرو بن جموح کو ملے گا اور وہ دونوں نوجوان معاذ بن عفراء اور دوسرے شخص معاذ بن عَمرو بن جموح تھے۔ بعض روایات میں ابوجہل کے قاتل معاذ اور معوذ رضی اللہ عنہما عفراء کے بیٹوں کو بتلایا گیا ہے ممکن ہے یہ لوگ بھی بعد میں شریک قتل ہو گئے ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوجہل کے قتل سے بڑے خوش ہوئے اور سجدہ شکر ادا کیا اور فرمایا "هَذا فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّة" یہ اس امت کا فرعون ہے

فتح مکہ اور گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قتل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے عفو درگزر والے دن بھی چھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا۔ "اِنْ وَجَدْ تُمُوْهُمْ تَحْتَ اَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاقْتُلُوْهُمْ"

[رواہ الحاکم والبزار]

انکو کعبے کے پردوں کے نیچے بھی پاؤ تب بھی قتل کردو۔ ان چھ گستاخوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ عکرمہ بن ابوجہل ۲۔ ھبار بن اسود ۳۔ ابن ابی سرح

۴۔ مقیس بن صبابہ ۵۔ حُویرث بن نقیذ ۶۔ ابن خطل

۞ عکرمہ بن ابوجہل

یہ ابوجہل کا فرزند تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا شدید ترین دشمن تھا مکہ فتح ہونے کے بعد بھاگ کر یمن چلا گیا اِسکی بیوی مسلمان ہوگی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی امان لے کر واپس لے آئی اور عکرمہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوکر اسلام قبول کرلیا۔

⑮ ھبار بن اسود

ھبار بن اسود بھی رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا تھا۔

⑯ ابن ابی سرح

اسکا نام عبداللہ بن سعد بن ابی سرح ہے۔ یہ حضرت محمد ﷺ کا کاتب وحی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا رضاعی بھائی تھا مرتد ہو کر کفار سے جاملا۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب مکہ فتح ہوا۔ عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ سے بھی بیعت لے لیں آپ ﷺ نے اپنا سر اوپر کیا۔ اور عبداللہ کی طرف دیکھا۔ تین مرتبہ آپ ﷺ نے ایسا کیا۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے انکار کیا۔ تیسری دفعہ کے بعد آپ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مسلسل درخواست کی وجہ سے بیعت لے لی پھر آپ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے۔ ’’اَمَا کَانَ فِیْکُمْ رَجُل رَشِیْدُ یَقُوْمُ اِلٰی هٰذَا حَیْثُ رَاٰنِیْ کَفَفْتُ یَدِیْ عَنْ بِیُعَتِهٖ فَیَقْتُلُهٗ‘‘.

کیا تم سب میں سے کوئی رجل رشید نہیں۔ ابن ابی سرح یہاں کھڑا تھا جب تم نے دیکھا کہ میں اس سے بیعت نہیں لے رہا تو آپ نے اُسکو قتل کر دینا تھا۔ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمیں کیا علم کہ آپ ﷺ کے دل میں کیا ہے آپ ﷺ اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ کر دیتے آپ ﷺ نے فرمایا کسی نبی علیہ السلام کے یہ لائق نہیں کہ وہ اشارہ بازی کرے۔ [ابوداؤد۔ کتاب الحدود باب الحکم فیمن ارتد]

17 مقیس بن صبابہ

مقیس پہلے مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر مرتد ہو گیا اور قریش کے پاس چلا گیا اس کو انکی قوم کے ہی ایک آدمی نمیلہ بن عبداللہ لیثی نے قتل کر دیا۔

18 حُویرث بن نُقیذ

یہ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار اور گستاخانہ کلمات کہتا اُس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا۔

19 ابن خطل

ابن خطل پہلے مسلمان ہو گیا تھا رسول اللہ ﷺ نے اُسے عامل بنا کر صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا۔ ایک غلام اُس کے ساتھ تھا راستے میں ایک مقام پر ابن خطل نے اپنے غلام کو کھانا تیار کرنے کیلئے کہا غلام کسی وجہ سے سو گیا تو ابن خطل کھانا تیار نہ ہونے کی وجہ سے غلام سے ناراض ہوا۔ اسی ناراضگی اور غصے کی وجہ سے ابن خطل نے اسے قتل کر دیا۔ پھر ڈر اور خوف کے مارے مرتد ہو گیا کہ اب مجھے قتل کیا جائے گا اور صدقات کے اونٹ بھی ساتھ لے گیا ابن خطل رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہتا اور اپنی لونڈیوں کو بھی اشعار گانے کا حکم دیتا۔

ابن خطل کے تین جرم تھے ۱۔ ناحق قتل ۲۔ مرتد ہونا ۳۔ آپ ﷺ کی ہجو میں اشعار کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ، وَعَلىٰ رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ، جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِبْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اُقْتُلُوْهُ.))

[رواہ البخاری۔کتاب الجہاد باب قتل الأسیر وقتل الصبر۔رواہ مسلم۔کتاب الحج باب جواز دخول مکۃ بغیر احرام]

جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر کھود تھا جب آپ ﷺ نے اپنے سر سے کھود اُتارا تو ایک آدمی آیا اس نے آکر کہا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُسے اُسی جگہ قتل کردو۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس گستاخ رسول ﷺ کی گردن اڑا دی گی۔

20 گستاخ رسول ﷺ کو قتل کرنے والے کی شہادت

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ کیا اس میں عبداللہ بن رواحہ اور جابر رضی اللہ عنہ بھی تھے جب مشرکین نے صف آرائی کی۔ تو ان میں ایک آدمی نے سامنے آکر رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینا شروع کردیں۔ مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا۔تو اس نے کہا۔ میں فلاں بن فلاں ہوں اور میری ماں فلاں عورت ہے آپ مجھے اور میری ماں کو گالی دے لو اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے رک جاؤ۔اس سے وہ اور مشتعل ہو گیا پھر اس نے اور گالیاں دینی شروع کردیں۔مسلمان نے اپنے پہلے کلمات پھر دہرائے۔پھر تیسری مرتبہ کہا کہ اگر

تم نے پھر اس کلمے کو لوٹایا تو میں تلوار لے کر تجھ پر چڑھ جاؤں گا۔ اس نے پھر وہی کلمہ دہرایا۔ مسلمان نے اس پر حملہ کر دیا مشرک پیچھے ہٹا۔ مسلمان نے اسکا تعاقب کیا اور مشرکین کی صفوں کو پھاڑتے ہوئے اپنی تلوار سے اُس پر وار کر دیا مشرکوں نے مسلمان کو گھیرے میں لے کر شہید کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"أَعَجِبْتُمْ مِنْ رَجُلٍ نَصَرَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ" کیا تمہیں ایسے آدمی پر تعجب ہوا ہے جس نے اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی مدد کی۔

پھر اس آدمی کے زخم درست ہو گئے اور وہ اسلام لے آیا اس شخص کو رحیل کہا جاتا تھا۔ [الصارم المسلول ص 178]

21 گستاخ رسول ﷺ ابولہب

ابولہب کا اصلی نام عبد العزّٰی تھا یہ عبد المطلب کی اولاد سے تھا سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اسکی کنیت ابولہب تھی یہ شخص رسول اللہ ﷺ کا بے حد دشمن، اسلام کا شدید ترین مخالف اور مسلمانوں کو سخت ایذائیں دینے والا تھا۔ مکہ میں ابولہب اور رسول اللہ ﷺ کے گھر کی درمیانی دیوار ایک ہی تھی یعنی وہ آپکا قریب ترین ہمسایہ تھا اسکے علاوہ حکم بن عاص۔ عتبہ بن ابی مُعیط۔ عدی بن حمراء اور اِبْنِ الْاَصْدَا اَلْهُذَلِیْ بھی آپکے ہمسایہ تھے یہ لوگ گھر میں بھی رسول اللہ ﷺ کو آرام نہیں کرنے دیتے تھے آپ ﷺ کبھی نماز پڑھ رہے ہوتے تو یہ اوپر سے بکری کیا وجھڑی پھینک دیتے۔ صحن میں کھانا پک رہا ہوتا تو اس پر غلاظت پھینک دیتے تھے۔ حضور اکرم ﷺ باہر نکل کر ان لوگوں سے فرماتے اے بنی عبد مناف یہ کیسی ہمسائیگی ہے؟۔

[بیہقی، ابن ابی حاتم، ابن جریر]

رسول اللہ ﷺ نے جب کوہ صفاء پر توحید کا اعلان فرمایا تو سب سے پہلے ابولہب نے کہا تَبًّا لَکَ اَلِھٰذَا جَمَعْتَنَا [رواہ البخاری۔ کتاب التفسیر]

تم پر ہلاکت ہو۔ کیا اس لئے تو نے ہمیں جمع کیا تھا۔

ابولہب کی اس بدخُلقی اور گستاخی کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ○ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ○ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ○ وَّامْرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ○ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ○﴾

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔ اور وہ خود بھی ہلاک ہو۔ نہ اسکا مال اسکے کسی کام آیا اور نہ وہ جو اس نے کمایا۔ جلدی ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اسکی بیوی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے۔ اسکی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی۔

جس وقت شعب ابی طالب میں رسول اللہ ﷺ اور آپکا خاندان محصور تھا صرف یہی شخص ابولہب ہی تھا جس نے اپنے خاندان والوں کی بجائے دشمنان رسول ﷺ کا ساتھ دیا۔

ابولہب کا عبرت ناک انجام

سورت لہب کے نزول پر ابھی آٹھ سال ہی گزرے تھے کہ جنگ بدر میں بڑے بڑے سرداران قریش مارے گئے جو دشمنی رسول اللہ ﷺ میں ابولہب کے

ساتھی، معاون اور مددگار تھے مکہ میں جب بدر کی شکست کی اطلاع پہنچی تو سب سے زیادہ دکھ اور رنج ابولہب کو ہوا۔ یہ اسی صدمے اور رنج میں بیمار پڑ گیا ساتویں روز بیماری چیچک کی شکل اختیار کر گئی جس وجہ سے اسکے گھر والوں نے اسے چھوڑ دیا اسکے بیٹوں نے اسکے ساتھ کھانا پینا بھی ترک کر دیا۔ بالآخر وہ نہایت بے کسی کی موت مرا۔ مرنے کے بعد اسکے بیٹے بھی اسکے قریب نہ گئے تین دن تک اس کی لاش کے قریب کوئی نہ گیا اس سے بُو پھیلنے لگی تب لوگوں نے اسکے بیٹوں کو طعنے دینے شروع کیے تو انہوں نے ایک حبشی کو کچھ مزدوری دی جس نے ایک گڑھا کھودا اور لکڑیوں سے اسکی لاش کو دھکیل کر اسمیں پھینک دیا اور اوپر سے مٹی ڈال دی۔

22 گستاخ رسول ﷺ ام جمیل

ام جمیل کا نام اروی تھا اور ام جمیل اسکی کنیت تھی یہ ابوسفیان کی بہن اور ابولہب کی بیوی تھی رسول اللہ ﷺ کی دشمنی میں اپنے شوہر سے کم نہ تھی آنحضرت ﷺ کی ہجو میں اشعار پڑھتی۔ جنگل سے خاردار جھاڑیاں لا کر رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے گھر کے آگے ڈال دیتی تاکہ جب آپ ﷺ صبح بیت اللہ کو جائیں گے تو آپکے پاؤں میں کانٹے لگیں گے اور جب آپکے بچے باہر نکلیں گے وہ بھی زخمی ہونگے۔ ام جمیل ایک بدزبان عورت تھی جس وقت سورت لہب نازل ہوئی۔ اسکو ام جمیل نے سنا تو بپھری ہوئی رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلی۔ اسکے ہاتھ میں مٹھی بھر پتھر تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں اپنے ہی اشعار پڑھتی ہوئی حرم میں پہنچی تو وہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ آ رہی ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ آپ ﷺ کو دیکھ کر یہ کوئی بیہودگی کرے گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا یہ مجھ کو نہیں دیکھ سکے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ ﷺ کے موجود ہونے کے باوجود وہ آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکی اور اس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے میری ہجو کی ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس گھر کے رب کی قسم۔ انہوں نے تو تمہاری ہجو نہیں کی ہے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہاری ہجو نہیں کی بلکہ تمہاری ہجو تو اللہ تعالیٰ نے کی ہے) یہ جواب سن کر وہ واپس چلی گئی اس کے جانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا۔ کیا اس نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتہ آڑ بن کر کھڑا ہوا تھا جب تک وہ واپس نہ چلی گئی۔

ام جمیل کا انجام

ام جمیل گردن میں ایک بہت قیمتی سونے کا ہار پہنتی تھی اور کہا کرتی تھی کہ لات اور عزیٰ کی قسم میں اپنا یہ ہار فروخت کر کے اسکی قیمت محمد (ﷺ) کی مخالفت کے کاموں میں خرچ کروں گی۔ اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ جس مضبوط بٹی ہوئی رسی سے وہ خاردار جھاڑیاں جنگل سے باندھ کر لاتی اسی رسی کو اپنے گلے میں ڈال لیتی کہ یہ گٹھا سر سے گر نہ جائے یہ لکڑیاں لا کر رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے باہر رات کو پھینکتی تھی ایک دن لکڑیوں کا گٹھا سر پر اور رسی گلے میں تھی۔ تھک کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی لکڑیوں کا گٹھا پیچھے گر گیا فرشتے نے پیچھے سے زور سے رسی کو کھینچا جس سے اس کا گلہ گھٹ گیا اور کم بخت مرگئی خسر الدنیا والآخرہ. آیت شریفہ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اسکی گردن میں مضبوط بٹی ہوئی رسی ہوگی کے ذیل میں مولانا وحید الزماں

لکھتے ہیں کہ یہ اسی اس کے منہ سے گھسیڑ کر دُبر کی طرف سے نکالیں گے بعض اہل علم نے یہ کہا ہے کہ قیامت والے دن اس کے گلے میں جہنم کی آگ کی رسی ہو گی جس سے اُسے کھینچ کر جہنم کے اوپر لایا جائے گا پھر ڈھیلی چھوڑ کر جہنم کی تہہ میں پہنچایا جائے گا۔ یہی عذاب اس گستاخ رسول ﷺ ام جمیل کو ہوتا رہے گا۔

23 گستاخ رسول ﷺ عُتیبہ کا انجام

نبوت سے پہلے رسول اللہ کی دو بیٹیاں عُتبہ اور عُتیبہ جو ابولہب کے بیٹے ہیں اُن سے نکاح ہوئی تھیں جس وقت رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے بعد اسلام کی دعوت و تبلیغ شروع کی تو ابولہب نے کہا میرا تم دونوں بیٹوں سے ملنا حرام ہے جب تک تم محمد (ﷺ) کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو۔ چنانچہ دونوں نے طلاق دے دی اور عُتیبہ تو جہالت میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کے سامنے آ کر اس نے کہا میں "النَّجمِ اِذَا ھَوٰی اور اَلّذِیْ دَنَا فَتَدلّٰی" کا انکار کرتا ہوں (قرآن مجید کی آیت میں النَّجمِ کی جگہ وَالنَّجمِ اور اَلّذِیْ دَنَا کی جگہ ثُمَّ دَنَا ہے) اور یہ کہہ کر اس نے حضور ﷺ کی طرف تھوکا۔ جو آپ ﷺ پر نہیں پڑا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ خدایا اِس پر اپنے کُتوں میں سے ایک کُتا مسلط فرما۔ اسکے بعد عُتیبہ ابولہب کے ساتھ ملک شام کے سفر پر روانہ ہو گیا دوران سفر ایک ایسی جگہ قافلے نے پڑاؤ کیا جہاں مقامی لوگوں نے بتایا کہ رات کو درندے آتے ہیں یہ سن کر ابولہب نے اپنے ساتھی اہل قریش سے کہا کہ میرے بیٹے کی حفاظت کا کچھ انتظام کرو کیونکہ مجھے محمد (ﷺ) کی بددعا کا خوف ہے اس پر قافلے والوں نے عُتیبہ کے گرد ہر طرف اپنے اونٹ بٹھا دیے اور سو گئے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ رات کے وقت ایک شیر آیا اور اونٹوں کے حلقے

میں سے گزر کر اس نے عُتیبہ کو پھاڑ کھایا۔ [دلائل النبوۃ لابی نعیم الاصفہانی]

24 گستاخ رسول ﷺ کو قبر نے باہر پھینک دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

((كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِياً فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِياً فَكَانَ يَقُولُ مَايَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللّٰهُ فَدَفَنُوْهُ فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ فَأَعْمَقُوْا فَأَصْبَحَ وَ قَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوْا هَذَافِعْلُ مُحَمَّدٍ ﷺ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوْا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ فَحَفَرُوْا لَهُ وَأَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوْا فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ))

[رواہ البخاری۔ کتاب المناقب علامات النبوۃ فی الاسلام]

ایک شخص پہلے عیسائی تھا پھر وہ مسلمان ہو گیا اس نے سورت بقرۃ اور آل عمران پڑھ لی تھیں اور وہ نبی ﷺ کیلیے وحی لکھتا تھا۔ پھر وہ شخص مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) کیلیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اسکے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں (نعوذ باللہ من ذالک)۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسکی موت واقع ہو گئی تو اُسکے ساتھیوں نے اسے دفن کیا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اسکی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اُوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں

کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اسکی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد اور انکے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ انکا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اسکی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی جتنی گہری ان کے بس میں تھی پھر اسکے اندر اسے ڈال دیا لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر پڑی تھی اب انہیں یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے بلکہ یہ میت عذابِ خداوندی میں گرفتار ہے چنانچہ انہوں نے اسے یونہی زمین پر پھینک دیا۔

جانثارانِ محمد عربی ﷺ نے جس طرح گستاخوں کے سر قلم کیئے انہیں واصل جہنم کیا، اُن کے کلیجوں کو چیرا اور جو بچے رہے انہیں اللہ تعالیٰ نے کن عذابوں میں مُبتلا کیا وہ سب کچھ آپ کی نظر سے گزر چکا ہے اب گستاخانِ رسول ﷺ کے بارے میں اجماعِ امت اور ائمہ کے فتاویٰ پر ایک نظر ڈال لیں تا کہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ جس دور میں بھی گستاخانِ محمد ﷺ نے اپنے خُبثِ باطن کا اظہار کیا۔ فدایانِ محمد ﷺ نے اسی وقت ان کا محاصرہ کیا۔

فتاویٰ ائمہ اور اجماع امت

1 امام محمد بن ابراہیم بن المنذر رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اَجْمَعَ عَوَامُ اَهْلِ الْعِلْمِ عَلٰی اَنَّ حَدَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْقَتْلُ. [الصارم المسلول 31]

عام اہل علم کا اجماع ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی نکالنے والے کی حد قتل ہے

2 امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ

امام خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

((لاَ أَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِخْتَلَفَ فِيْ وُجُوْبِ قَتْلِهٖ))

[الصارم المسلول 32]

میرے علم میں کوئی ایسا مسلمان نہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل کے بارے میں اختلاف کیا ہو۔

3 محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ

محمد بن سحنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

((اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اَنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْمُتَنَقِّصِ لَهٗ كَافِرٌ وَالْوَعِيْدُ جَاءَ عَلَيْهِ بِعَذَابِ اللّٰهِ لَهٗ. وَحُكْمُهٗ عِنْدَالْاُمَّةِ اَلْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ كُفْرِهٖ وَعَذَابِهٖ كَفَرَ.))

[الصارم المسلول 32،33]

شاتمِ رسول ﷺ اور آپ کی توہین وتنقیص کرنے والا کافر ہے اس پر علماء کا اجماع ہے شاتمِ رسول ﷺ کے لئے اللہ کے عذاب کی سخت وعید آئی ہے۔امت کے نزدیک اسکا حکم قتل ہےاور جوکوئی اس کے کفراور عذاب میں شک کرے وہ کافر ہے۔

4 امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''كُلُّ مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ ﷺ اَوْ تَنَقَّصَهُ مُسْلِماً كَانَ اَوْ كَافِراً فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ وَأَرىٰ أَنْ يُقْتَلَ وَلاَ يُسْتَتَابَ''

[الصارم المسلول 33]

جوآدمی نبی ﷺ کوگالی دیتا ہے یا آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ مسلمان ہو یا کافر اسکا قتل کرنا واجب ہےاور میری رائے یہ ہے کہ اسے توبہ کرنے کی مہلت نہ دی جائے بلکہ فوراً قتل کردیا جائے۔

5 امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے نبی اکرم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والے کا حکم دریافت کیا۔توامام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

''مَابَقَاءَ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا'' [الشفا القاضی عیاض 223/2]

اس امت کوزندہ رہنے کا کوئی حق نہیں جس کے نبی ﷺ کوگالیاں دی جائیں۔

6 امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

((إِنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ فَإِنَّهُ يَجِبُ قَتْلُهُ هَذَا مَذْهَبُ عَامَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ)) [الصارم المسلول 31]

عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دے خواہ مسلمان ہے یا کافر اسکو قتل کرنا واجب ہے۔

7 علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "فَنَفْسُ الْمُؤْمِنِ لَاتَشْتَفِي مِنْ هٰذَا السَّابِ اللَّعِينِ الطَّاعِنِ فِي سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِلَّا بِقَتْلِهٖ وَصَلْبِهٖ بَعْدَ تَعْذِيْبِهٖ وَضَرْبِهٖ فَاِنَّ ذَالِكَ هُوَ اللَّائِقُ بِحَالِهٖ

[رسائل ابن عابدین 347/1]

جو ملعون اور موذی سید الاولین والآخرین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی اور سب وشتم کرے۔ اس کے بارے میں مسلمانوں کے دل ٹھنڈے نہیں ہوتے جب تک اس کو سخت سزا کے بعد قتل نہ کیا جائے یا سولی پر نہ لٹکایا جائے کیونکہ وہ اسی سزا کے لائق ہے۔

8 شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَهُ اَنْ يَعْفُوَ عَمَّنْ شَتَمَهُ وَ سَبَّهُ فِيْ حَيَاتِهٖ وَلَيْسَ لِلْاُمَّةِ اَنْ يَعْفُوْا عَنْ ذَالِكَ " [الصارم المسلول]

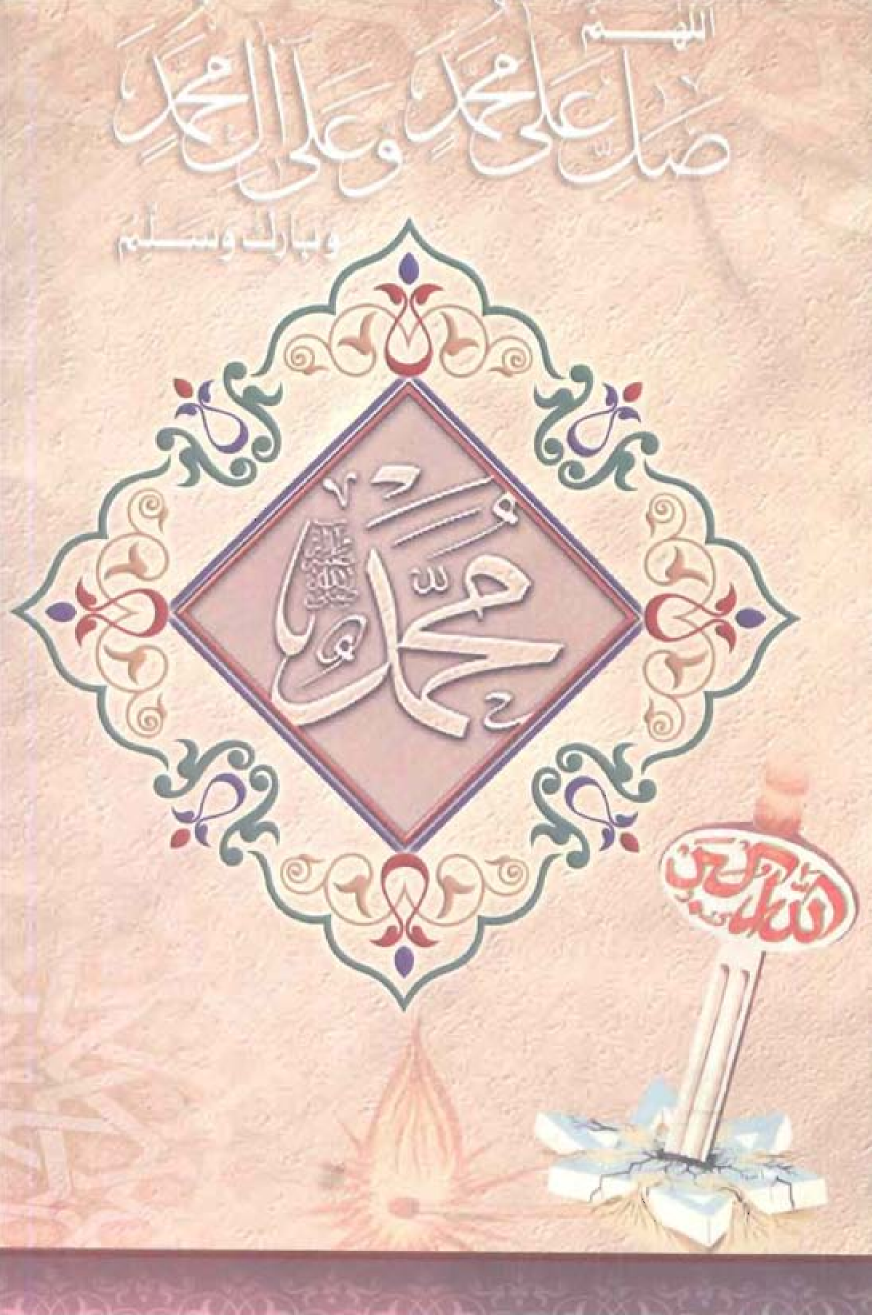
جو آدمی آپ ﷺ کی زندگی میں آپ کو گالی دیتا آپ ﷺ اس شخص کو معاف کر سکتے تھے لیکن آپکے بعد امت کے پاس یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی گستاخ رسول ﷺ

اورتوہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتکب ہونے والے کومعاف کرے۔

بس اب ضرورت ہے عمیر بن عدی، سالم بن عمیر، محمد بن مسلمہ، ابو نائلہ، عبد اللہ بن عتیک، زبیر بن عوام اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم جیسے جانثاروں کی جنہوں نے گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اُنکے جسموں سے الگ کر دیے۔

اَللّٰھُمَّ اَرْفَعْ دَرَجَتَھُمْ فِی أَعْلٰی عِلیین

❁❁❁


اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد
وبارك وسلم
محمد